پارہ 20 امن خلق کے نمایاں مباحث

سُوْرَةُ النَّمل

- پارے کے شروع میں اللہ تعالیٰ کو الوہیت، حاکمیت اور شرک کے رو پر دلائل۔ بلند و بالا آسمان، بارشوں کا برسانا، باغات کا اگانا، زمین کو جائے سکون اور راحت بنانا، زمین میں نہروں [دریاؤں کا] جاری کرنا، پہاڑوں کے ذریعے زمین کا توازن قائم کرنا، میٹھے اور نمکین پانی کا انتظام، دکھ کے ماروں کی فریاد سننے والا۔ ہواؤں کا چلانے والا۔ کائنات کی ہر شے کو بنانے والا۔ کیا خدائے واحد کے علاوہ بھی کوئی ہے جس نے یہ کیا ہو؟
- اس سورہ میں سیرت کا تیسرا نمونہ۔ ملکہ سبا(The Queen of Sheba) کا ہے جو تاریخ عرب کی نہایت مشہور دولت مند (مگر مشرک) قوم پر حکمران تھی۔ لیکن جب اس پر حق واضح ہو گیا تو اس نے حق کو قبول کر لیا (مشرکین مکہ کو سبق جو آباؤاجداد کی تقلید، ضد اور عناد میں حق واضح ہو جانے کے باوجود اس کا انکار کر رہے ہیں)
- قیامت کب آئے گی — کفار کے اس سوال کا جواب دیا گیا کہ بہت جلد آئیگی۔ غور کرو کہ ماضی میں قیامت کا انکار کرنے والوں کا کیا انجام ہوا؟ قیامت کے روز۔ اللہ کی آیات کو جھٹلانے پر اللہ دریافت فرمائے گا کہ تم نے ایسا کیوں کیا۔ تو وہ جواب نہ دے سکیں گے۔
- قربِ قیامت کی تین نشانیاں بتائی گئیں (۱) عیسیٰ علیہ السلام کا نزول، (۲) یاجوج ماجوج کا ظہور، (۳) ایک ایسے جانور (دابة) کا ظہور جو لوگوں سے بات چیت کرے گا
- آپ ﷺ کو تسلی۔ مشرکینِ مکہ کی سازشوں سے دل برداشتہ نہ ہوں،۔ اگر یہ عذاب کا مطالبہ کر رہے ہیں تو ان سے کہیں کہ جو مہلت ملی ہوئی ہے اس پر اللہ کا شکر کرو، اپنی شامت کو آواز نہ دیں۔ آپ ﷺ کو حکم کہ آپ ان باتوں کا اعلان کر دیں : ۱۔ مجھے اس گھر کے رب کے بندگی کا حکم دیا گیا ہے، ۲۔ مسلم (مطیع) بننے کا حکم، ۳۔ قرآن سنائے جانے کا حکم، ۴۔ میری حیثیت خبردار کرنے والے کی

سُوْرَةُ الْقَصَص

[ترتیب وار (chronologically) واقعات بیان کرنا]

- یہ سورۃ النمل کے بعد نازل ہوئی [۱۰-۶ نبوی] دونوں کا مضمون بھی ایک ہے تاہم اسلوب کا فرق ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کا قصہ انتہائی تفصیل سے (اور یہ قصہ یہاں بِعَینہٖ اسی مقصد سے سنایا گیا جس مقصد سے سورۃ یوسف میں حضرت یوسف کا قصہ۔ آپ ﷺ کو یہ بتانا اور تسلی دینا کہ کس طرح اللہ اپنے رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کے مخالفین اپنے لاؤلشکروں اور اسباب و وسائل کے باوجود حسرت ناک انجام سے دوچار ہوتے ہیں- اس کے توسط سے قریش مکہ کی قیادت کو فرعون، ہامان اور قارون کے انجام سے عبرت کا مشورہ۔ یہ طاغوتی، مشرک قیادت عُلُوًّا فِي الارض (اونچائی یعنی بڑائی) کی بیماری میں مبتلا تھی
- عُلُوًّا فِي الارض سورت کا مرکزی مضمون—وہ متکبر استعماری طاقت کے حامل حکمران اور آمر جو خوفِ خدا اور کسی ضابطے سے بے نیاز ہو کر خدا بننے کی ناکام کوشش کرتے ہیں، رعایا میں طبقاتی منافرت کو فروغ دیتے ہیں، باہمی عداوت کی آگ بھڑکاتے ہیں، اس سورۃ میں اس فرعونی سیاست کے خدوخال کو نمایاں کیا گیا ہے
- اس سورت میں امامت (leadership) کی دو اقسام کی وضاحت اور فرق سمجھایا گیا۔ موسیٰ وہارون کی قیادت۔ ایک صالح قیادت [مظلوموں کی معاون و مددگار]۔ فرعون اور اس کے زعماء ایک بدکردار، فاسق اور متکبر قیادت، دوزخ کی طرف دعوت دینے والے
- ہلاکت اقوام کا قانون اور اصول- ان تمام اقوام کو جنہیں ہلاک کر دیا گیا ان کا ذکر۔ انہیں اپنے طرزِ زندگی، رہن سہن، اپنی ٹیکنالوجی اور اپنی بڑی معیشت (GDP) پر بہت ناز تھا۔ لیکن اللہ کی گرفت پر کچھ بھی ان کے کام نہ آیا۔
- ہلاکت اقوام کا پہلا اصول- اللہ، رسول کی دعوت اور اتمام حجت کے بغیر قوموں کو ہلاک نہیں کرتا۔ دوسرا اصول یہ کہ وہ صالح افراد پر مشتمل بستیوں کو ہلاک نہیں کرتا
- موسیٰ علیہ السلام کی سرگذشت- ولادت سے لیکر جوانیتک، مدین جانے اور وہاں شادی کرنے، اور پھر نبوت و تورات کے ملنے تک کے واقعات
  - ★ اللہ جو کچھ کرنا چاہے غیر محسوس طریقے سے اسباب مہیا کر دیتا ہے۔
  - ★ نبوت کا اعلان کسی جشن میں نہیں کیا جاتا [موسیٰ علیہ السلام کو تورا راہ چلتے مل گئی]۔ جب اللہ کسی شخص سے کام لینا چاہتا ہے تو اس کی قوت و طاقت، لاؤلشکر اور اسباب و وسائل کی کمی کے باوجود کامیاب کر کے رہتا ہے۔
  - ★ معجزے دکھانا اللہ کے لئے کچھ مشکل نہیں۔ لیکن معجزے دیکھ کر تاریخ میں کوئی قوم اسلام نہیں لائی۔
  - ★ اگر انسان مصائب پر صبر کرے۔ اللہ پر بھروسہ کرے اور حق پر پوری استقامت سے کھڑا رہے تو بالآخر فتح حق کی ہو گی۔
  - ★ غلامی کا بدترین اثر۔ قومیں ہمت و عزم سے خالی ہو جاتی ہیں [جیسے بنی اسرائیل]۔
  - ★ جو شخص/جماعت/گروہ جان بوجھ کے حق کو قبول کرنے سے انکار کر دے تو ان سے قبولِ حق کی استعداد چھین لی جاتی ہے [جیسے بنی اسرائیل]۔

★ حق کے اتباع کی بجائے اگر حق کو اپنی خواہشات کے تابع کر دیا جائے تو نتیجہ گمراہی [جو سبت والوں نے کیا]۔ کوئی حق کو قبول کرے نہ کرے داعی کا فرض ہے کہ دعوت دیتا رہے۔ اہلِ حق آخر وقت تک اہلِ سبت کو نافرمانی سے روکتے رہے۔

- فرعون کا کردار۔ ایک متکبر، سرکش، نسل پرستانہ، نسل کُش (ethnic cleansing)، علوفی الارض (زمین میں بڑائی کا)، ایک ظالم اور جابر ڈکٹیٹر کا
- قارون کا کردار۔ ایک موقع پرست سرمایہ دار کے ذہن کا تجزیہ ہے جس کی دولت اور خزینوں کا شمار بھی مشکل تھا۔ طاغوت کا معاون و مددگار ا (موسیٰ علیہ السلام کا چچا زاد بھائی)۔ اپنی قوم کے خلاف بغاوت کی۔ اپنی دنیاوی اور مالی مفادات کی خاطر فرعون سے جاملا۔
- اپنی دولت مندی پہ گھمنڈ اور تکبر۔ قوم کے صالح لوگوں کی نصیحت کا مذاق میں اڑایا کہ غریبوں پر خرچ کرو۔ یہ سب تو میں نے اپنی علم کی بدولت کمایا (إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِندِي) ظاہر بین نگاہیں ظاہری چمک دمک اور دولت کی نمائش سے دھوکہ کھا جاتی ہیں۔ اپنے دولت اور گھر سمیت زمین میں دھنسادیا گیا۔ اَللّٰهُمَّ اَرِنِی الاشیاءَ کَما هِیَ تمام نعمتوں کا ملنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے لیکن بدبخت لوگ ان کو اپنی قابلیت کا ثمرہ اوراپنے فرضی معبودوں کا فضل و کرم سمجھتے ہیں
- قریش کو اس اندیشے کا جواب کہ اگر وہ اس دعوت کو قبول کرلیں گے تو اس سے ان کی تمام سیاست و معیشت تباہ ہو جائے گی۔ (ہمارے ارباب سیاست واقتدار بھی یہی سمجھتے ہیں کہ اگر اسلام کے نظام معاشیات، اسلام کے نظام قانون، اسلام کے نظام اخلاق کو اپنے ملک میں رائج کر دیا تو دنیا میں تنہا رہ جائیں گے)
- اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی حاکم ہے اور وہی شارع (Law giver) ہے، دنیا میں فرعون کا نہیں اللہ کا قانون چلے گا

سُوۡرَةُ الۡعَنۡکَبُوۡت

- ۵ نبوی میں ہجرتِ حبشہ سے پہلے۔ شدید مصائب کا زمانہ۔ کفارِ مکہ کی طرف سے اسلام کی مخالفت پورے زور شور سے جاری تھی۔ ایمان والوں پر مظالم کا سلسلہ، خاص کر غلاموں پر۔ ان حالات میں یہ سورۃ صادق الایمان لوگوں کے لیے عزم وہمت اور استقامت کا پیغام لے کر آئی۔ اور ضعیف الایمان لوگوں کو یاد دلایا گیا کہ تم نے ایمان کو شاید چند خیالات کی تبدیلی کے مترادف سمجھا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا قانون یہ ہے کہ وہ ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کو ہمیشہ آزماتا رہا ہے تاکہ کھرے اور کھوٹے میں امتیاز قائم ہوسکے اور مومن اور منافق کھل کر سامنے آجائیں۔ ساتھ ساتھ جو لوگ خدا کی ڈھیل کو اپنی فتح سمجھ رہے ہیں ان کو سخت تنبیہ اور سرزنش۔
- ایمان والوں کے لئے یہ سبق کہ اسلام کی دعوت کی راہ میں: ا۔ ظلم و ستم اور مظالم کا سامنا کرنا اس کا لازمی حصہ ہیں ۲۔ یہ ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے کہ ایمان والوں نے غیر معمولی جرات واستقامت کا مظاہرہ کیا۔ ۳۔ اس آزمائش سے حقیقی ایمان والے کھوٹے ایمان والوں سے بالکل ممیّز ہو جاتے ہیں۔ جنت خالی کلمہ پڑھنے سے نہیں ملےگی
- والدین اور بزرگوں کی اطاعت کے حدود کی وضاحت ۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ لیکن اگر وہ شرک پر آمادہ کریں تو ان کی اطاعت نہ کریں (اس صورتحال کو موضوع بحث بنایا گیا جو مکہ میں درپیش تھی)
- مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ انھیں بہر حال ظلم کے آگے سپر نہیں ڈالنی چاہیے۔ اگر ظلم و ستم تمہارے لیے ناقابل برداشت ہو جائے تو ایمان چھوڑنے کی بجائے گھر بار اور وطن چھوڑ کر ہجرت کر جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کی زمین بہت وسیع ہے۔ کہیں نہ کہیں ایسی جگہ ضرور مل جائے گی جہاں تم اللہ تعالیٰ کی بندگی کر سکو۔ اور زندگی کے وسائل بھی اللہ تعالیٰ ضرور مہیا فرمائے گا۔ (ہجرت کا ذکر اور ترغیب دو مرتبہ)
- حالات کے سخت دباؤ (آزمائش) سے اللہ یہ واضح کر دے گا کہ کون حقیقی مومن ہیں؟
- اللہ سے ملاقات کا اس سورت میں ۳ مرتبہ ذکر۔ ایمان والے اللہ سے ملاقات کو نہیں بھولتے
- اس سورت میں اللہ کے راستے میں جدوجہد اور کوشش (مجاہدے) کا دو مرتبہ ذکر۔ (۱) یہ مجاہدہ انسان کی اپنی ذات کے لیے فائدہ بخش ہے (وَمَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ) (۲) جو لوگ اللہ کے راستے میں جدوجہد کریں گے اللہ تعالیٰ ان کو خود بخود راستے دکھاتا جائے گا (وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ)
- آزمائشوں کی تاریخ۔ نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، لوط علیہ السلام، شعیب علیہ السلام... سب آزمائشوں سے گذرے (حق کی راہ میں امتحان کے مراحل سے گزرنا اللہ تعالیٰ کی ایک مقرر کردہ سنت ہے)۔ پھر ان کی قوموں کو ہلاکت کے چار طریقے بھی مذکور۔ ا۔ تیز آندھی سے، ۲۔ دھماکے سے، ۳۔ دھنسا کر ۴۔ غرق کر کے۔
- مکڑی کے جالے کی تمثیل۔ اللہ کے علاوہ دوسروں کی ولایت اور سرپرستی لینا، مکڑی کے کمزور جالے کی طرح ہے۔ جو نہ سکون پہنچا سکتا ہے اور نہ تحفظ فراہم کر سکتا ہے۔ اللہ کا سہارا مضبوط ہے، وہ ولی، کارساز، سرپرست اور تحفظ دینے والا ہے اور غیر اللہ کا سہارا نہایت کمزور مکڑی کے جالے کی طرح
- توحید کے دلائل اور دعوت۔ قرآن کے ذریعے سے دعوت, اور نماز سے اللہ کو یاد کرتے رہیں۔ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ نماز کا اصل، اللہ کا ذکر ہے۔